www.emarsiya.com

مرثیہ

اظہارِ حق عبادتِ پروردگار ہے

درحالِ حضرت امام حسینؑ

سنہ تصنیف

1938-1947

www.emarsiya.com

اظہارِ حق عبادتِ پروردگار ہے

اظہارِ حق عبادتِ پروردگار ہے
دیں کی بناء اِسی کے سبب استوار ہے
ایماں کی روح جوہرِ عزّ و وقار ہے
بیڑا اِسی کے دم سے دو عالم کا پار ہے
حامی و دستگیر جو یہ ہو صراط پر
یوں مطمئن ہوں جیسے سلیماںؑ بساط پر

(۲)

بے جا نہ ہوگا رحمتِ یزداں کہیں اگر
زیبا ہے وجہِ خلقتِ انساں کہیں اگر
ہے کیا غلط خلاصۂ ایماں کہیں اگر
واللہ حق ہے منزلِ جاناں کہیں اگر
دیکھیں نہ ہے قصور یہ اپنی نگاہ کا
اظہارِ حق ہے نام کسی جلوہ گاہ کا

(۳)

بعثت کی وجہ سیرتِ کُل انبیاء یہی
قربِ خدائے پاک کی اصلی بناء یہی
قرآں کے لفظ لفظ کا ہے مدّعا یہی
سب اک طرف ہے مرضیِ ربِّ علا یہی
ظاہر اگر نہ کرتا خزانہ خدائی کا
قائل نہ ہوتا آج زمانہ خدائی کا

www.emarsiya.com

(۴)

اندازہ معرفت کا یہی راز بھی یہی
قدرت کا مدّعا یہی آواز بھی یہی
سمجھیں اگر تو حاصلِ اعجاز بھی یہی
انجامِ ہست و بود بھی آغاز بھی یہی
روشن ہے حشر و نشر و وجود و عدم سے بھی
آئینہ ہو رہا ہے حدوث و قدم سے بھی

(۵)

اظہارِ حق کا بزمِ ازل سے سوال تھا
''قالو بلیٰ'' ثبوت ہے قول و قرار کا
لازم ہے ہر بشر پہ کہ وعدہ کرے وفا
مستثنیٰ اس سے کون ہے ہو شاہ یا گدا
اظہارِ حق سبھی کے لئے فرضِ عین ہے
اللہ کا ہر اک پہ یہی ایک دَین ہے

(۶)

اظہارِ حق کو چاہے نہ کیوں خالقِ انام
مخفی تھا مثلِ گنز کے اب ہو رہا ہے عام
قدرت ہی پہنچ سکتی تھی یہ حدِّ احترام
تعظیم بول اٹھی کہ بس آگے خدا کا نام
آدم ہوں ایسے مظہرِ حق دم بھریں ملک
مسجودِ خلق حکم دے سجدے کریں ملک

www.emarsiya.com

(۷)

وہ کیا بیاں ہو قدر جو کرتا ہے ذوالجلال
قدرت کی آنکھ سے کوئی دیکھے یہ ہے محال
کرتی ہے پیش واقعہ اک قوّتِ خیال
سنئے بغور عالمِ بالا کا آج حال
رُتبے کو اپنے دیکھ کے دل باغ باغ ہوں
رحمت کا ہو وہ نور کہ روشن دماغ ہوں

(۸)

مولا کی مہر ہو تو ہے اعجاز کوئی بات
دورِ گزشتہ پیش کرے اپنے واقعات
چاہیں تو آج رات ہو دن اور دن ہو رات
یہ ساتھ حق کے ساتھ ہے اِنکے خدا کی ذات
تبدیل ان کے واسطے نظم و نسق کیا
پلٹا جو مہر آپ نے اظہارِ حق کیا

(۹)

ہاں اے قلم بلندئ فکرِ رسا دکھا
کس شان سے ہوئی بشری ابتدا دکھا
اک مُشتِ خاک کو جو ملا مرتبہ دکھا
رفعت دکھا عروج دکھا ارتقاء دکھا
ششدر ملک ہوں اپنے شرف کا نہ دھیان ہو
سجدے کریں بہ فخر بشر کی یہ شان ہو

www.emarsiya.com

(۱۰)

عالی دماغ بزم میں کہنے لگیں بہم
فضلِ خدا سے ان پہ ہے ممدوح کا کرم
حیراں ہیں دیکھتے ہیں ترقی وہ آج ہم
منبر پہ ہیں کہ عالمِ بالا پہ ہیں قدم
دربارِ حق میں ایسے سرافراز ہوگئے
کیا اُٹھتیں گے حجاب عیاں راز ہوگئے

(۱۱)

اللہ یہ شرف ہے مشیت کا انتظام
یہ اِرتقا کہ عالمِ بالا پہ اہتمام
سرخم کئے ہیں درگہِ حق میں ملک تمام
قدرت زبانِ وحی سے دیتی ہے یہ پیام
آئے کئی جگہ سے جو نمناک خاک ہو
پیدا ہو خلق خاک سے اور خاک پاک ہو

(۱۲)

خاک آئی تھا جو حکم قضا و قدر کا تیر
بندوں کی خیر و شر سے وہ تھا عالم و خبیر
شیرین و تلخ آب ملا ہو گئی خمیر
کی پھر شریکِ طینتِ محبوب بے نظیر
دل کھنچے رنگ خاک کا ایسا دمک گیا
عصمت کے بخت جاگے ستارہ چمک گیا

(۱۳)

دیکھا نہ تھا فرشتوں نے ساطع ہوا وہ نور
پُتلا بنا تو قدرتِ حق کا ہوا ظہور
ایسا حسین ہٹے نہ ہٹائے نگاہِ حور
پڑھنے لگے درود ملائک بصد سرور
شامل تھی مصطفیٰؐ کی جو طینت شرشت میں
فرمانِ حق سے لے چلے باغِ بہشت میں

(۱۴)

حق بیں نظر یہ کہتی تھی خلقت ہے ساتھ ساتھ
کُل انبیاء ائمہ کی طینت ہے ساتھ ساتھ
قدرت کا ہے ظہور کہ عصمت ہے ساتھ ساتھ
معصوم ہیں لئے ہوئے رحمت ہے ساتھ ساتھ
بسنے گیا مجسمہ جنّت میں اس طرح
تعمیل کُن کی ہوگئی فی الفور جس طرح

(۱۵)

وہ قدرتی تناسب اعضا ہو کیا بیاں
جس کی کہ نقل اتارتا ہے آج تک جہاں
بس امرِ رب کی دیر ہے ہوتا ہے یہ عیاں
گویا زبانِ حال سے کہتی ہے یہ زباں
امر محال ہست بیانِ عطائے تُو

www.emarsiya.com

(۱۶)

معدن جو ہوگا جوہرِ عرفاں کا ہے وہ سر
آنکھوں میں روشنی ابھی آئی نہیں مگر
ہیں حق نما کہ صنعتِ صانع ہے جلوہ گر
دل ہے وہ دل کہے گی خدائی خدا کا گھر
ایسا ہے رعب حُسن کہ شانِ الٰہ ہے
ہوگا ابوالبشر یہی ہیبت گواہ ہے

(۱۷)

خاکی مجسمہ ہے نبوّت کا پیرہن
جس کی کلامِ حق کے لئے وضع وہ دہن
وہ لب کہ جن سے کُھلتے ہی ہو حمدِ ذوالمنن
وہ انگلیاں کہ جن میں رہے نورِ پنجتنؑ
انجامِ کار ہے نگہِ حق شناس میں
عصمت دکھائی دیتی ہے خاکی لباس میں

(۱۸)

ہے پشت یہ کہ آئینۂ رحمت الٰہ
ایسا ہے جذبِ حُسن کرینگے ملک نگاہ
شرمندہ ہونگے آب سے تابش سے مہر و ماہ
یہ پشت ہوگی نورِ محمدؐ کی جلوہ گاہ
لائے گا اشتیاق زیارت کے واسطے
آئینگے کُل فرشتے عبادت کے واسطے

www.emarsiya.com

(۱۹)

ت ہے مُشتِ خاک پہ ذرّہ نواز کی
رت نما ہو خلق سے شکل امتیاز کی
رت دکھائی دینے لگی کار ساز کی
م نے روح پڑتے ہی وہ چشم باز کی
پھیلا وہ نورِ برق تو ضوبار ہوگئی
اظہارِ حق کی شکل نمودار ہو گئی

(۲۰)

لباس خاک نے ملتے ہی جسم و جاں
ں وہ چھلکی خون رگوں میں ہوا رواں
گیا نفس حرکت اک ہوئی عیاں
خدا میں لب وہ ہلے کھُلتے ہی زباں
اسماء سُنائے پایا جو فیض اُس کی ذات سے
اظہار حق کا ہونے لگا بات بات سے

(۲۱)

ہارِ حق کا یوں ہوا دنیا میں انتظام
م جب آئے خلق ہوئے انبیاء تمام
م الرسلؐ پہ ختم خدا کا ہوا کلام
تھا اُسی کا فیض کہ بارہ ہوئے امامؑ
آثار نورِ حُجت حق کے عیاں ہیں آج
قائم اسی کے دم سے امامِ زماں ہیں آج

www.emarsiya.com

(۲۲)

کوشش نہ کی کسی نے کبھی نام کے لئے
آرام کیسا وقف تھے آلام کے لئے
یہ سب ہوئے تھے خلق اسی کام کے لئے
آغاز کے لئے کوئی انجام کے لئے
کیا حق کی منزلت ہے یہ اظہار کر دیا
آیا محل تو راہِ الٰہی میں سر دیا

(۲۳)

صدہا ہیں رنگ اور مئے عرفاں ہے ایک ہی
درد آپ ہی دوا ہو وہ درماں ہے ایک ہی
تفسیریں کتنی ہو گئیں قرآں ہے ایک ہی
کونین جس کا جلوہ وہ جاناں ہے ایک ہی
مثلِ وظیفہ وِردِ زبان صبح شام ہیں
یکتا وہ پاک ذات کے کتنے ہی نام ہیں

(۲۴)

اظہارِ حق کے نام بہت ہیں اسی طرح
قدرت یہ اس کی جلوہ نما ہے سبھی طرح
بے اسکے خیر ہو نہیں سکتی کسی طرح
جملہ عبادتوں میں یہ ہے روح کی طرح
منشائے امر و نہی رضائے خدا یہی
ہر ایک رہنما کا ہوا رہنما یہی

www.emarsiya.com

(۲۵)

اظہارِ حق کی راہ میں ہیں منزلیں کڑی
رہبر ہے کون جس پہ مصیبت نہیں پڑی
عالم نیا بدلتا ہے ہر لحظہ ہر گھڑی
ہستی اگر بڑی ہے تو سختی بھی ہے بڑی
پیمانہ کہیے ظرفِ بشر کا وہ شان ہے
صبر و ثباتِ نفس کا یہ امتحان ہے

(۲۶)

طرز اس کے مختلف ہیں تو عنوان ہیں مختلف
موقع محل بدلنے سے ساماں ہیں مختلف
طاقت جو ایک سی نہیں امکان ہیں مختلف
اس امتحانِ عشق کے میدان ہیں مختلف
ہے جلوہ گر یہ بحر میں بھی اور بَر میں بھی
ہوتا ہے امتحان سفر میں حضر میں بھی

(۲۷)

خونیں ہے ذرّہ ذرّہ وہ پُرہول رہگزر
کہتے ہیں ڈر سے رُوئیں کھڑے ہو کے الحذر
توفیقِ حق پہ راہبروں کی رہی نظر
رکھتے ہیں حق شناس قدم پھونک پھونک کر
ہیبت وہ ہے گزرتے ہیں سب اضطراب سے
خطرہ یہ ہے ثواب نہ بدلے عذاب سے

www.emarsiya.com

(۲۸)

نیّت ہو پاک سالکِ راہِ اللہ ہو
موقع محل کہ تاڑنے والی نگاہ ہو
دل خانۂ خدا ہے عمل خود گواہ ہو
اُس کی گرفت سخت ہے جو دین پناہ ہو
اِس وجہ سے کہ بادشاہِ کائنات ہے
تابع ہے خلق مظہرِ حق اُس کی ذات ہے

(۲۹)

یاں ناخدائے دہر کا بیڑا جب ہی ہے پار
عزّت ہے سمجھے لاکھ ہو رسوا ذلیل خوار
مختارِ کائنات کرے جبر اختیار
شاکر ہو ہر بلا میں دو عالم کا تاجدار
مسکیں سے ہو وہ طرز نہ کچھ امتیاز ہو
ہو فقر ہی پہ فخر نہ رتبے پہ ناز ہو

(۳۰)

بیکار ہے مجاز حقیقت ہے کار ساز
معشوق ہی سے باتیں ہیں روزہ ہو یا نماز
یاں پر اُٹھائے جاتے ہیں عشاق کے بھی ناز
نوکِ سناں پہ ہوتے ہیں گہ راز اور نیاز
اظہارِ حق کی راہ نہ چھوٹے گلا کٹے
محبوب کے کلام ہی سے راستہ کٹے

www.emarsiya.com

(۳۱)

دنیائے حسن و عشق کا عالم ہے یاں عجیب
سب پاکباز نہ کوئی حاسد نہ ہے رقیب
مرتے ہیں سعیِ قرب میں عاشق بلا نصیب
دعوے یہ ہم کہیں رگِ گردن سے ہیں قریب
یاں اعتبار اتنا ہے جاناں کی ذات پر
کتنے گلے کٹے ہیں اسی ایک بات پر

(۳۲)

کرتا ہے پار بیڑا مگر لیکے امتحاں
نکلے نہ منھ سے آہ جو ہو دل جگر تپاں
ہو ربطِ حسن و عشق کا معیار یوں عیاں
بیٹا جو ڈوبے باپ ہلائے نہیں زباں
اپنا اُسے نہ سمجھے جو حق کے خلاف ہو
حسرت ہو دیکھوں منزلِ جاناں طواف ہو

(۳۳)

پروانہ وار شعلوں میں لائی کسی کو چاہ
نمرودی آگ صبر سے تھی طالبِ پناہ
دودِ بلند ہمت عالی کا تھا گواہ
محبوب کی صدا سے گھٹا چھا گئی سیاہ
دیکھا تو آتشیں وہ زمین پہ بہار ہے
جاناں کی جلوہ گاہ ہے یا لالہ زار ہے

www.emarsiya.com

(۳۴)

لیتا ہے امتحاں وہ صبر آزما اگر
توفیق دے کے رکھتا بھی ہے مہر کی نظر
بیٹے کو ورنہ باپ کرے ذبح جان کر
پلٹے چھری پھیرے تو پھرے گو سفند پر
تعریف سے بڑھائے وہ رتبہ خلیلؑ کا
دیکھا نہ جائے کٹتے کلیجہ خلیلؑ کا

(۳۵)

قہار ایسا سمجھی ہے دنیا جسے رحیم
پکوایا حق کو گود میں باطل کی وہ حکیم
لکنت زبان میں آ جو گئی کر دیا کلیم
دل کا سکون ہو گیا ہنگامِ خوف و بیم
ضد بھی اُٹھائی عاشقِ صادق اگر ہوا
شاہد ہے کوہِ طور کہ وہ جلوہ گر ہوا

(۳۶)

اظہارِ حق کا جلوہ زمین اور آسماں
رنگین اِس نے کی ہے زلیخا کی داستاں
فطری نظام بدلا یہ طاقت ہوئی عیاں
معصوم بے زبان کی بھی بن گیا زباں
قدرت پہ مرحمت جو ہوئی ربِ پاک سے
عصمت کو جلوہ گر کیا دامانِ چاک سے

www.emarsiya.com

(۳۷)

اظہارِ حق ہے اُس کی رضامندیوں کا راز
خود بے نیاز دوست کا دشمن کا کارساز
رنج و بلا میں صبر یہاں وجہِ امتیاز
تسلیم و بندگی ہی سے ہر ایک سرفراز
مرتے ہیں مرنے والے اِسی اعتبار پر
رفعت نصیب ہوتی ہے چڑھنے سے دار پر

(۳۸)

عاشق سے بڑھ کے درد کی دکھ کی اُسے خبر
نیت ہو قرب کی تو نہیں آہ بے اثر
بے عزّتی کا خوف نہ رسوائیوں کا ڈر
یہ حدِ جذبِ عشق میں ہو حُسن جلوہ گر
سعی طلب کا طرز جو مرغوب ہو گیا
جانا جسے حبیب وہ محبوب ہو گیا

(۳۹)

منشاء کوئی یہ سمجھا ہو اسلام کی نمود
کردی جہاد کے لئے وقف اپنی ہست و بود
پیکاں لگا تو کھنچ نہ سکا رخ ہوا کبود
دل کا سکون ہوا درِ جاناناں کا سجود
یہ جذب تھا خبر نہیں راز و نیاز میں
وہ تیر کب کھنچا کفِ پا سے نماز میں

www.emarsiya.com

(۴۰)

معشوق کو فقیر کی آئی صدا پسند
دینا انگوٹھی کیوں نہ ہوئے انتہا پسند
سطحی نظر ہے غیر کی اُس کو ہو ناپسند
کیا کہنا اُس رکوع کا جو ہو خدا پسند
راز و نیاز رکھے جسے وہ زکوٰۃ ہے
قرآں میں ہے اشارہ کہ پردہ کی بات ہے

(۴۱)

لے لی کسی نے صلح سے اظہارِ حق کی راہ
خُلقِ حَسن رہا وہ کہ اب تک ہے واہ واہ
ہر دم رضائے دوست رہی نقطۂ نگاہ
تھی وہ جفا کشی کہ ہوئی عشق کی گواہ
دی دادِ صبر ظلم جہاں کے عیاں ہوئے
ٹکڑے جگر کے منھ سے نکل کر زباں ہوئے

(۴۲)

نظروں میں اب وہ پھر گیا میدانِ امتحاں
جس میں جہاد ہی سے بڑھی شانِ امتحاں
یہ تھا ازل کے روز سے سامانِ امتحاں
سرخی ہو خون پاک کی عنوانِ امتحاں
اظہارِ حق ہو یوں حق و باطل سے جنگ ہو
خونِ نبیؐ کا گھوڑوں کے نعلوں پہ رنگ ہو

www.emarsiya.com

(۴۳)

توصیف میں حسینؑ کی تر ہے زبانِ عشق
کیا شک وفائے وعدۂ طفلی ہے جانِ عشق
بیکس کے دم قدم سے بڑھی ایسی شانِ عشق
یہ امتحان ہو گیا روحِ روانِ عشق
صابر ہیں دنگ صبر کی کچھ ایسی شان ہے
جوہر کُل امتحانوں کا یہ امتحان ہے

(۴۴)

یہ امتحان اور یہ میدانِ عشق اور
عاشق جو ہے حسینؑ سا ہے شانِ عشق اور
صبر و ثبات اور تو امکانِ عشق اور
اندازِ حُسن ہی سے ہے عنوانِ عشق اور
تھیں صابرانِ دہر کی نظریں لڑی ہوئی
منزل وفا کی صبر سے اُن کے کڑی ہوئی

(۴۵)

ہر درد و غم تھا اور دو عالم کا بادشاہ
نُصرت نہ کی قبول ہیں جنّ و ملک گواہ
عیسیٰؑ تھے دیکھ دیکھ کے حیراں بہ اشک و آہ
کٹوایا حلق چھوڑی نہ اظہارِ حق کی راہ
ایماں کی روح پھونک دی یوں کائنات میں
چاہی مدد خدا سے تو صبر و ثبات میں

www.emarsiya.com

(۴۶)

ہے اُس کو ایسے بندوں ہی پر کچھ سمجھ کے ناز
زخموں سے چور چور تھے شہنشاہِ حجاز
یہ عشق تھا وہ عشق کہ سجدہ کرے مجاز
تھی آخری سبق وہ حقیقت نما نماز
سمجھا یہ بندگی کو شہِ مشرقین نے
اظہارِ حق کیا تہِ خنجر حسینؑ نے

(۴۷)

اِس امتحاں کی دَورِ یزیدی میں تھی بِنا
کہتا تھا عہدِ وعدۂ طفلی ہو اب وفا
ظالم یزید سا ہے تو صابر حسینؑ سا
ظلم آزما امامؑ ہو صبر آزما خدا
ابنِ معاویہ کے ستم ہیں شباب پر
پھر کیوں جفا نہ ہو خلفِ بو ترابؑ پر

(۴۸)

وہ دَور تھا یہ دَور کہ اللہ کی پناہ
فسق و فجور پر تھا خود اُس کا عمل گواہ
شر خیر تھے ثواب کے سب کام تھے گناہ
وہ وقت پڑ گیا تھا کہ اسلام تھا تباہ
دیندار گھر میں بیٹھ نہ سکتے تھے چین سے
فریاد کر رہی تھی شریعت حسینؑ سے

www.emarsiya.com

(۴۹)

ضطر تھے بیقرار تھے شہؑ کے رفیق و یار
ر سمت سے شکایتیں آتی تھیں بار بار
ر تھے محل شناس شریعت کے ذمہ دار
لہارِ حق کے وقت کا کرتے تھے انتظار
تھا اُس کو کام ظلم و تشدّد سے جبر سے
طے کر رہے تھے صلح کی منزل یہ صبر سے

(۵۰)

تھے آپ سبطِ بانی اسلام اور امامؑ
یعت کریں یہ کوششیں کرتا تھا صبح شام
طلب یہ تھا کہ ملکِ شریعت ہو پائے نام
نکا وقار ختم ہو اپنا ہو احترام
ہوگا نہ خوف و بیم جو ہے اُن کی ذات سے
دنیا پھر اپنی ہوگی اِسی ایک بات سے

(۵۱)

یہ دل حسینؑ کا تھا کلیجہ حسینؑ کا
صابر رہے جو زہر حسنؑ کو دیا گیا
یکھا کئے جنازہ پہ تیروں کا مینہ پڑا
انا کے پاس دفن بھی کرنے نہیں دیا
وہ ہے محل شناس جو عصمت نگاہ ہے

www.emarsiya.com

(۵۲)

اسلام ہو زمانہ سے رخصت یہ چپ رہیں
مٹ جائے مصطفیٰ کی شریعت یہ چپ رہیں
اک بدعتی ہو طالبِ بیعت یہ چپ رہیں
روحِ نبیؐ خدا کی ہیں حُجّت یہ چپ رہیں
سبطِ رسولؐ بانیِ فسق و فجور ہو
ہے یہ محال رحمتِ حق ، حق سے دور ہو

(۵۳)

ہوتا رہا سوال یہ حُسنِ عمل سے رد
حق اُن کے ساتھ تھا رہی اللہ کی مدد
کبر و غرور طمع سے بڑھتی گئی جو کد
بیعت کریں کہ قتل ہوں آخر ہوئی یہ حد
خوں ریزیوں سے کر کے کنارہ حسینؑ نے
چھوڑیں وطن کیا یہ گوارہ حسینؑ نے

(۵۴)

نانا کی قبر سے ہوئے رخصت بچشمِ تر
بیعت نہ کی یزید کی آخر کیا سفر
اظہارِ حق کے واسطے چھوڑا خدا کا گھر
کی محرمتِ حرم کہ لعیں کاٹ لیتے سر
چومے قدم حسینؑ کے راہِ الٰہ نے
کعبہ کو دی پناہ شہِؑ دیں پناہ نے

www.emarsiya.com

(۵۵)

کچھ غیر کچھ عزیز اور اہل و عیال ساتھ
مسلمؑ کے لال حضرتِ زینبؑ کے لال ساتھ
عابدؑ مریض اکبرؑ یوسف جمال ساتھ
گرمی غضب کی دھوپ میں اصغرؑ نڈھال ساتھ
انصار بھی ہیں خویش و برادر بھی ساتھ ہیں
قاسمؑ بھی ساتھ ثانیِ حیدرؑ بھی ساتھ ہیں

(۵۶)

وہ شان وہ شکوہ وہ عالم کا دیں پناہ
رستے کے درد دکھ ہیں اور امّت کا خیر خواہ
بے آب جنگلوں میں لئے جا رہی ہے چاہ
شاہد قدم کے نقش کڑی منزلیں گواہ
ہو حشر بگڑے نظم و نسق کائنات کا
سبطِ نبیؐ اُٹھائے ہیں بیڑا نجات کا

(۵۷)

حق کی ہے فتح ساتھ تو دیں کی ظفر ہے ساتھ
تعلیم و خونِ ختمِ رُسُلؐ کا اثر ہے ساتھ
رونق وطن کی اُٹھی ہوئی نوحہ گر ہے ساتھ
بے چین روحِ حضرتِ خیرالبشرؐ ہے ساتھ
اسلام کلمہ گو ہے شۂ مشرقین کا
صابر سمجھ کے تھاما ہے دامن حسینؑ کا

www.emarsiya.com

(۵۸)

رستے کے ملنے والوں کو ہوتا تھا اک عجب
کہتے تھے کوفہ جائیں نہ آپ اے شہِؑ عرب
کیا اعتبار ، ہیں متلون مزاج سب
اہل و عیال ساتھ ، یہ ہے اور بھی غضب
مانا کہ دل ہیں کوفیوں کے شاہِ دیں کے ساتھ
کل تیغیں اُنکی ہونگی یزیدِ لعیں کے ساتھ

(۵۹)

فرماتے تھے کہ جو ہو مشیّت کا انتظام
ہر دکھ میں شکر حق کی رضا کا ہے احترام
طرزِ سخن سے صاف یہ تھا مطلبِ امامؑ
سر سے مرے یزید کو خنجر سے مجھ کو کام
ساتھی بھی میرے وہ ہیں کہ اسلام جن سے ہے
اظہارِ حق کی رونق و تکمیل اُن سے ہے

(۶۰)

تیغ و تبر کو ثانیِ حیدرؑ سے کام ہے
برچھی کو سینۂ علی اکبرؑ سے کام ہے
پیکاں کو بے زباں علی اصغرؑ سے کام ہے
اور بیڑیوں کو عابدِؑ لاغر سے کام ہے
کرنا ادا سر آنکھوں سے ہے حق کے دین کو
حاجت ہے اُن کی راہِ خدا میں حسینؑ کو

www.emarsiya.com

(۶۱)

منزل شناس تھا وہ رُکا خود سے خوش خرام
بدلے کئی فرس نہ بڑھا کوئی ایک گام
کچھ سوچ کے یہ پوچھا کہ ہے کونسا مقام
ساکن وہاں کے کہنے لگے کربلا ہے نام
فرمایا شہؑ نے رتبہ میں عرشِ بریں ہے یہ
ہم سب کے خون بہینگے جہاں وہ زمین ہے یہ

(۶۲)

جب نزدِ نہر اُتر نہ سکے شاہِ دینِ پناہ
تیغیں کھینچ آئیں بگڑے شجاعانِ خیر خواہ
روکا اُنہیں کہ چھوٹے نہ اظہارِ حق کی راہ
ٹھہرے وہیں جو دشت تھا بے آب و بے گیاہ
چاہا کہ بند صلح سے بابِ فساد ہو
موقع محل جہاد کا جب ہو جہاد ہو

(۶۳)

طلبیدہ مہمان ہیں گو بے وطن امامؑ
لیکن یہاں ہے چونکہ پیاسوں کا انتظام
فوجوں پہ فوجیں آتی ہیں دن رات صبح شام
ہر لحظہ ہر گھڑی ہے بلاؤں کا اژدہام
ہے کام ظالموں کو تشدّد سے جبر سے
اظہارِ حق یہ کر رہے ہیں حلم و صبر سے

www.emarsiya.com

(۶۴)

تاریخ تھی وہ سات محرّم کی آہ آہ
تھراتے تھے زمیں کے طبق طالب پناہ
تھا راتیوں کے کالے پھریروں سے دن سیاہ
پھیلی ہوئی تھی ظلمتِ شب کی طرح سپاہ
یوں صف بہ صف کہ موج پہ جس طرح موج ہو
پائے نگاہ شل ہو مگر طے نہ فوج ہو

(۶۵)

دشوار صلح بابِ امید و رجاء ہے بند
آلِ نبیؐ پہ آج سے آب و غذا ہے بند
ہر سمت پہرے نہر کا بھی راستہ ہے بند
راہِ فنا کھلی ہوئی راہِ بقا ہے بند
پیاسے لہو کے اور شہِ تشنہ کام ہیں
بیعت کریں کہ قتل ہوں مجبور امامؑ ہیں

(۶۶)

دو روز میں صغیروں کی حالت ہوئی تباہ
کس درد سے وہ روتے ہیں اللہ کی پناہ
شورِ فغاں و آہ سے محشر ہے خیمہ گاہ
جا جا کے شہؑ پلٹتے ہیں بھر بھر کے سرد آہ
کہتا ہے دل کہ آبرو اب تیرے ہاتھ ہے
اظہارِ حق کی راہ میں بچّوں کا ساتھ ہے

www.emarsiya.com

(۶۷)

عاشور کا تو دن عجب آفت کا روز تھا
تکمیل و فتح کامِ رسالت کا روز تھا
تھا حشر عاصیوں کی شفاعت کا روز تھا
صبر آزما خدا تھا شہادت کا روز تھا
خون روئے آسماں بھی وہ رنج ومحن کا دن
واللہ تھا یہ خاتمۂ پنجتنؑ کا دن

(۶۸)

اے کلک ہاں مرقعِ اظہارِ حق دکھا
اے بیکسی زمانہ کا پلٹا ورق دکھا
اب رنگِ کفر ملّتِ بیضا سے فق دکھا
رعب و نہیب حق دلِ باطل کو شق دکھا
الحاد اور نفاق کا بیڑا تباہ ہو
شرعِ محمدیؐ کی چڑھی بارگاہ ہو

(۶۹)

ایفاء جو رن میں وعدۂ یومِ الست ہو
پھر کفر سر اُٹھا نہ سکے ایسا پست ہو
اعجازِ حق ہو حملوں میں وہ بندوبست ہو
دشمن کی فتح میں بھی صدائے شکست ہو
سکّہ دلوں پہ بیٹھے شہؑ مشرقین کا
لہراتا ہو پھریرا سپاہِ حسینؑ کا

www.emarsiya.com

(۷۰)

جنباں پہاڑ ہوں متزلزل ہو کائنات
اندھیر ہو جہان میں ایسا کہ دن ہو رات
رنج و الم کے بڑھنے سے بڑھتا رہے ثبات
اظہارِ حق میں سر ہو قلم ختم ہو حیات
طوفانِ بحرِ غم ہو مصیبت کی سیل ہو
لغزش نہ ہو قدم کو نہ چتون پہ میل ہو

(۷۱)

اس خانداں کے چھوٹے بڑوں کی ہے شان ایک
ایماں پناہ ہیں تو ہے دل اور زبان ایک
مقتل میں اور وطن میں رہیں آن بان ایک
بیعت نہ یہ کریں ہو زمین آسمان ایک
رگ رگ میں اُن کی خوں ہے جنابِ امیرؑ کا
یہ فیصلہ ہے سبطِ نبیؐ کے ضمیر کا

(۷۲)

پیاسوں کی ہو وہ جنگ رہے تا بہ حشر یاد
جھلّا کے اپنی بوٹیاں کاٹے بنِ زیاد
ایماں کے جوش میں ہو کچھ اس شان سے جہاد
ذرّے پکار اُٹھیں کہ اسلام زندہ باد
ہو ضرب نامِ سبطِ رسالت پناہ کی
بڑھ جائے قدر سکّۂ دینِ الٰہ کی

www.emarsiya.com

(۷۳)

ہیں رن میں اہلِ خیر سے لڑنے کو اہلِ شر
آب و غذا سے سیر ہے جمِ غفیر اُدھر
ساتھی ہیں بھوکے پیاسے اِدھر وہ بھی مختصر
حقانیت کے جوش نے بندھوائی ہے کمر
پپڑائے ہونٹ پیاس سے رُخ سب کے زرد ہیں
اسلامِ نیم جاں کی دوا اِن کے درد ہیں

(۷۴)

رحمت کا دے رہا ہے پتہ و نشانِ فوج
کہدے ہر اک سپاہِ الٰہی یہ شانِ فوج
عباسؑ ہیں جو میر و علمدار و جانِ فوج
سردارِ خُلد شاہؑ ہیں روحِ روانِ فوج
دشتِ وغا کے شیر صغیر و کبیر ہیں
غازی یہ رن یہ آپ ہی اپنی نظیر ہیں

(۷۵)

وہ رن پناہ مانگتا ہے ظلم بھی جہاں
قدرت کے نظم میں بھی خلل ہوتا ہے عیاں
لرزاں زمین ہوتی ہے ہر سنگِ خونچکاں
ہوتا ہے حشر وہ کہ لہو روئے آسماں
پڑھتا ہے کلمہ صبر شہؑ مشرقین کا
سجدے میں کاٹتا ہے لعیں سر حسینؑ کا

www.emarsiya.com

(۷۶)

رن کربلا کا ہے تو زمین آسماں ہے اور
وہ امتحان اور تھے یہ امتحاں ہے اور
دنیائے حسن و عشق کا یاں کی سماں ہے اور
انداز اور وصال کا عالم یہاں ہے اور
یہ ضد ہو ذبح سجدہ سرِ آستانہ ہو
نیزہ پہ سر زباں پہ ہمارا فسانہ ہو

(۷۷)

ڈالے ہوئے حمائلیں ہیں گردنوں میں جو
قاتل ہیں اُس کے آلِ محمدؐ میں کوئی ہو
کہلاتے ہیں یہاں جو مسلمان کلمہ گو
پیاسا شہید کرتے ہیں سبطِ رسولؐ کو
لالچ میں زر کے بھولے ہوئے ہیں خدا کو بھی
پائیں جو آج ذبح کریں مصطفیٰؐ کو بھی

(۷۸)

ہیں ایسے ایسے دشمنِ تنویرِ مصطفیٰؐ
تیغوں سے ٹکڑے ہوتی ہے تصویرِ مصطفیٰؐ
یہاں کلمہ گو یہ کرتے ہیں توقیرِ مصطفیٰؐ
ہوتی ہے قطع تیر سے تقریرِ مصطفیٰؐ
شاہد کلامِ سبطِ رسالتؐ پناہ ہے
اصغرؑ کا خوں گواہ ہے پیکاں گواہ ہے

www.emarsiya.com

(۷۹)

آتا نہیں ترس جو ہو بے شیر نیم جاں
ہے جرم سوکھے ہونٹوں پہ پھیرے اگر زباں
گودی میں باپ کی نہیں ملتی اُسے اماں
اُگلے لہو لگاتے ہیں وہ تیرِ جاں ستاں
پانی کا ہو سوال تو کیا یہ جواب ہے
جس سے ہوں لاکھ حشر یہ وہ انقلاب ہے

(۸۰)

یاں کے جو کلمہ گو ہیں ہے اُن کا نیا چلن
توہین کرتے ہیں وہ شہیدوں کی پُر فتن
کوئی انگوٹھی لیتا ہے اور کوئی پیرہن
دو روز لاش رہتی ہے بے گور و بے کفن
پھر بھی ہر ایک درپئے آزار ہوتا ہے
پیوندِ خاک ہونا بھی دشوار ہوتا ہے

(۸۱)

رحم و کرم گناہ مریض و اسیر پر
روتی ہے اپنے باپ کو بچی یتیم اگر
چُپ کرتے ہیں طمانچہ اُسے مار مار کر
زخمی ہوں کان چھینتے ہیں اس طرح گہر
یہاں سبطِ مصطفےٰؐ کی یہ توقیر کرتے ہیں
سر نصب کرکے نیزہ پہ تشہیر کرتے ہیں

www.emarsiya.com

(۸۲)

پہنے مریض امامؑ یہاں طوقِ خاردار
زخمی گلے سے راہ میں چھوٹے لہو کی دھار
پیروں میں دوہری بیڑیاں اور ہاتھ میں مہار
نیزہ بلند جن پہ عزیزوں کے سر فگار
تھمنے میں ہوتے ہیں یہ ستم مستہام پر
پڑتے ہیں تازیانہ بھی بیمار امامؑ پر

(۸۳)

بے مثل و بے عدیل ہیں کل ناصرانِ شاہؑ
ایسے نہ تھے نہ ہونگے نہ اب ہیں خدا گواہ
قدموں سے کیوں لگی نہ ہو اظہارِ حق کی راہ
دل اِن کا یا حسینؑ کا ہے نقطۂ نگاہ
پیرو ہیں ایسے سبطِ رسولؐ انام کے
یہ ہیں نثار نقشِ قدم پر امامؑ کے

(۸۴)

وابستہ دم سے شاہؑ کے ہے رشتۂ حیات
سمجھیں گے زیست جادۂ حق پر جو ہو ممات
شب کو چراغ بجھنے سے روشن ہوئی یہ بات
یکساں ہے عاشقوں کو ہو دن یا اندھیری رات
عادی نہیں یہ ظلمتِ فسق و فجور کے
پروانے ہیں تو شمعِ امامت کے نور کے

www.emarsiya.com

(۸۵)

کہتے ہیں مرد پر جو مصیبت پڑے سہے
کیسے وفا شعار تھے دنیا نے یہ کہے
زخم اتنے ہوں ہر ایک بُنِ مو سے خون بہے
اسلام اور سبطِ پیمبرؐ کا دم رہے
الحاد و کفر یہ نہیں یا آج ہم نہیں
راہِ خدا میں جان بھی جائے تو غم نہیں

(۸۶)

ساقی نہ دیر کر مئے اظہارِ حق پلا
روشن ہو طبع آئینۂ دل کو ہو جلاء
ہے کھنچتا مرقعٔ میدانِ کربلا
رن میں کھڑے ہیں بادہ کشانِ مئے ولا
دُھن ہے بقا سے بڑھ کے فنا میں مزا ملے
کشتی زیست ساحلِ مقصد سے جا ملے

(۸۷)

وہ مے کہ اجتناب ہے جس سے ہمیں حرام
رنگین ہے جس کے وصف سے اللہ کا کلام
ہر اک رسول کرتا رہا جس کا احترام
تھے اپنے اپنے عہد میں ساقی نبی تمام
پی مصطفےٰؐ نے اتنی کہ سر تاج ہوگئی
نشہ چڑھا تو ایسا کہ معراج ہوگئی

www.emarsiya.com

(۸۸)

مستی اسی شراب کی روحِ شعور ہے
جاوید زندگی بھی اسی کا سرور ہے
نشہ وہ حق پرست ہر اک چُور چُور ہے
قطرہ ہر ایک جلوہ میں صد رشکِ طور ہے
کرسی و عرش پست ہیں رتبہ کے اوج سے
حق یہ خدا ملا تو ملا اِس کی موج سے

(۸۹)

حق بیں سے پوچھئے تو دل آرام ہے یہ مے
وجہِ بناء کعبہ و احرام ہے یہ مے
روحِ روانِ خلق ہے اسلام ہے یہ مے
فرمانِ حق رسولؐ کا پیغام ہے یہ مے
قدرت کے ہاتھ نے جو بنائی نہ ہوتی یہ
ہوتی خدا کی ذات خدائی نہ ہوتی یہ

(۹۰)

اس بادہ کی کشش تھی جو آئے یہاں حسینؑ
جنگل یہ کربلا کا کہاں اور کہاں حسینؑ
میخانہ ساتھ ساتھ وہیں ہے جہاں حسینؑ
یہ سب ہیں مے پرست تو پیرِ مغاں حسینؑ
ساقی کے اک اشارہ پہ جائیں نثار ہیں
مقتل میں بھی یہ پیتے ہیں وہ بادہ خوار ہیں

www.emarsiya.com

(۹۱)

تا حشر ہو نہ بند وہ میخانہ کھل گیا
دنیا سے رنگِ بادہ کشی ہے یہاں جدا
رحمت کی آنکھ میں جو سمائے وہ ہر ادا
پروا نہیں ذرا بھی ہوں لب تشنہ بے غذا
پپڑائے ہونٹ اور نہ سبو ہے نہ جام ہے
جس طرح پی رہے ہیں انہیں کا یہ کام ہے

(۹۲)

یہ دُھن ہے بادہ خوار جو یاں آئے ہیں بہم
پابند رسم و قید زمانہ رہیں نہ ہم
ہے میکشی سے غم سبب میکشی ہو غم
ہو خاتمہ بخیر پیے جائیں دم بدم
کہتا ہے ذوق بادہ پرستی یہ شان ہو
مستی ہو گھونٹ اُترتے ہوں ہونٹوں پہ جان ہو

(۹۳)

دیتے ہیں جان ایسی دل آویز ہے یہ مے
کیا پی سکے ہر ایک بلا خیز ہے یہ مے
مانا رسلؐ نے بھی کہ بہت تیز ہے یہ مے
کہتا ہے رنگِ میکدہ خون ریز ہے یہ مے
ہے کیف ان کو شغل یہی صبح شام ہو
تیغیں چلیں کہ تیر مئے لالہ فام ہو

www.emarsiya.com

(۹۴)

پروا نہیں غموں سے جو یک لخت دل ہے داغ
سمجھیں ہیں حق کی راہ میں روشن ہے اک چراغ
نظروں میں یا بہشت کا ہے لہلہاتا باغ
کوثر کی مے سے یا ہے چھلکتا ہوا ایاغ
دنیا کی سمت رُخ نہیں عقبٰی کا دھیان ہے
روحِ شراب یہ ہیں شراب اُن کی جان ہے

(۹۵)

جو ہو محل شناس وہ آٹھوں پہر پیئے
نشہ میں روز و شب رہے شام و سحر پیئے
ہو جائے گی حرام یہ بے وقت اگر پیئے
اس طرح جب حسینؑ کا رکھ کر جگر پیئے
یہ ظرف ہو تو یوں کرے جبر اختیار پر
شیرؔ پینے والے ہیں خنجر کی دھار پر

(۹۶)

پیمانہ ہے چھلکنے کو ہے آخری یہ دور
پینے کا طرز اور ہی کچھ ہے کرو جو غور
کہتی ہے شان ہیں یہ رسالتؐ کے ایسے طور
پہلے حسینؑ اور تھے اب ہوگئے کچھ اور
کونین کی نگاہ میں معراج آج ہے
سر پر عمامہ ہے کہ شفاعت کا تاج ہے

www.emarsiya.com

(۹۷)

چہرے پہ ذرّے خاک کے تابش ہے چار سو
اُن کا تیمّم ایسا ہے کھائے قسم وضو
کانٹے پڑے زبان میں اور خشک ہے گلو
ہر حال میں یہ پیتے ہیں پینا ہے اِن کی خو
ظلموں پہ صبر بادہ کشی کی دلیل ہے
پیاسے رہیں یہ پینے کی اُن کے سبیل ہے

(۹۸)

واجب جو تھی حفاظتِ ناموسِ بے وطن
خندق میں آگ خیموں کے ہیں گرد شعلہ زن
آگے صفیں جمائے سپاہِ شہؑ زمن
چپ ہیں حسینؑ منتظرِ حکمِ ذوالمنن
پابندِ اِذن ہونے سے بے بس دلیر ہیں
آہن میں جیسے جکڑے غضبناک شیر ہیں

(۹۹)

بڑھتا ہے کیف جتنی کہ دنیا ہو اِن پہ تنگ
کرتی ہے بھوک پیاس دل آویز اور رنگ
ساغر کا ایک دور ہے کیسی جدال و جنگ
ہے میکشی کی وجہ سے یہ جوش یہ اُمنگ
چُھوٹے نہ منہ سے جام مصیبت ہزار ہو
پیتے رہیں گے چاہے سناں دل کے پار ہو

www.emarsiya.com

(۱۰۰)

میداں میں ہے اُدھر سپہِ شام کا خُروش
ساکت ہیں سر جھکائے ہوئے یاں کے سرفروش
آنکھوں سے خوں ٹپکنے کو ہے وہ لہو میں جوش
اِک عالمِ سکوت ہے حضرتؑ جو ہیں خموش
شور و شغب جو سنتے ہیں باطل سپاہ کا
منہ تک رہے ہیں یاس سے جانباز شاہؑ کا

(۱۰۱)

ناگاہ طبلِ جنگ بجا دشت گونج اُٹھا
اُٹھی سپاہِ شام سے تیروں کی وہ گھٹا
سایہ ہوا زمین پہ اور چھپ گیا سما
تھوڑی وہ پیاسی فوج و پیکاں ہزارہا
یہ بیکسی شاہؑ کے آثار ہوگئے
زخمی کچھ اور شہید کچھ انصار ہوگئے

(۱۰۲)

فضلِ خدا ہے سایہ فگن فرقِ شاہؑ پر
ہو کر مجسّم آئی ہے پیروزی و ظفر
غالب ہو بھوکی پیاسی یہی فوجِ مختصر
کٹوائیں سر گوارا ہو حق کی بقا اگر
ہونے میں ذبح قُربتِ پروردگار ہے
جو چاہے اختیار کریں اختیار ہے

www.emarsiya.com

(۱۰۳)

سبطِ نبیؐ پہ مرحمتِ کارساز ہے
اللہ اور حسینؑ میں راز و نیاز ہے
چاہیں تو دیں شکست درِ فتح باز ہے
یا ہو وصال جس میں شہادت کا راز ہے
اسلام پر کبھی سوئے امت نگاہ ہے
مضطر ہیں شہؑ کہ دونوں کی حالت تباہ ہے

(۱۰۴)

کی عرض تیری راہ میں دینا ہے سر مجھے
ثابت قدم رہوں وہ عطا صبر کر مجھے
درکار ہے نہ فتح مجھے نے ظفر مجھے
ہو تیرا قرب ہے یہی محبوب تر مجھے
شائق غم و الم کا شہادت کا ہے حسینؑ
مشتاق تیرا اور تری رحمت کا ہے حسینؑ

(۱۰۵)

یہ کہہ کے دی رضا رفقا خوش ہوئے تمام
جس نے بھی پایا اِذن وغا کھینچ لی حُسام
خندق میں پھینکا توڑ کے شمشیر کا نیام
ایسا کیا جہاد کہ اب تک ہے اُن کا نام
دُکھ درد میں ہر ایک نے شُکرِ خدا کیا
ہو کر شہید حق رفاقت ادا کیا

www.emarsiya.com

(۱۰۶)

سخت امتحانِ عشق ہوا اور ہے غضب
جس میں لہو شریک ہے وہ ہیں رضا طلب
بھائی بھتیجے بھانجے بیٹے چھٹے گے اب
طے کر رہے ہیں منزلیں اظہارِ حق کی سب
منہ کو کلیجہ آتا ہے شبیرؑ کیا کریں
پہلو سے دل کا کون سا ٹکڑا جدا کریں

(۱۰۷)

انصاف اہلِ دل کہ یہ ہے مرحلہ اہم
اُلفت یہ چاہتی ہے ہو اپنا ہی سر قلم
دیکھیں نہ کاش گود کے پالوں کا داغ ہم
عشقِ الہٰ کہتا ہے چھوٹے نہ کوئی غم
ٹل سکتا ہی نہیں جو ہے وقت ارتحال کا
ہنگامہ عصر کا ہے مُعیّن وصال کا

(۱۰۸)

فطرت کا مقتضیٰ بشریت ہے اک طرف
اسلام اور نانا کی امّت ہے اک طرف
ماضی کے ماجروں کی شہادت ہے اک طرف
اک سمت ہے نبوّت امامت ہے اک طرف
دم بھرتا ہے زمانہ شہِ مشرقین کا
ایوبؑ کلمہ پڑھتے ہیں صبرِ حسینؑ کا

www.emarsiya.com

(۱۰۹)

شہؑ نے دیا جو اِذن دکھا دی رضا کی حد
پیاسے بہادروں کی شہادت وفا کی حد
صابر تھے گو مگر یہ نہ تھی انبیاؑء کی حد
کھینچی حسینؑ نے بشری ارتقا کی حد
کھلوایا تیر اُسے بھی جو بچہؑ صغیر تھا
چہرے پہ سرخی آئی کہ ہدیہ اخیر تھا

(۱۱۰)

کرتے تھے شکر گاہ دعا شاہِ نیک خو
تھی عرض تیرے ہاتھ ہے بیکس کی آبرو
اُٹھتے یہ داغ ہوتا معاون اگر نہ تو
آسان کردے مرحلہَ خنجر و گلو
چھوٹے زمانہ ساتھ ہو صبر و ثبات کا
بیکس کو آسرا ہے تو بس تیری ذات کا

(۱۱۱)

پیوند خاک کرکے کلیجہ بڑھے جو شاہؑ
لاشہ جوان بیٹے کا دیکھا میانِ راہ
اک ہوک اُٹھی جو سینہ میں فرمایا لا الہٰ
جا پہونچے اُٹھتے بیٹھتے نزدیکِ خیمہ گاہ
رخصت کا مرحلہ شہیدوں کی نظر میں تھا
تھی اک سناں جو دل میں تو پیکاں جگر میں تھا

www.emarsiya.com

(۱۱۲)

تشریف لائے ڈیوڑھی میں یوں شاہِ کربلا
دل بیٹھا جا رہا ہے تو لرزاں ہیں دست و پا
بازو پہ زخم خون قبا پر ہے جا بجا
تازہ لہو صغیر کا منہ پر مَلا ہوا
تھا رنج یہ بھی سبطِ رسالتمآبؐ کو
اصغرؑ نہیں دکھاؤں گا منہ کیا ربابؑ کو

(۱۱۳)

بچے کی منتظر تھی جو دَر کے قریب ماں
دیکھا جونہی یہ حالِ شہنشاہِ انس و جاں
آیا کلیجہ منہ کو تو آنسو ہوئے رواں
تکتی تھی پھاڑ پھاڑ کے آنکھیں وہ ہر زماں
ہاتھوں سے دل مسوسے تھیں اور لب پہ آہ تھی
آغوش پر نظر کبھی رُخ پر نگاہ تھی

(۱۱۴)

بولیں کہ دل ہے مامتا کی آنچ سے کباب
خالی ہے گود کس لئے فرمایئے شتاب
مانا دیا نہ فوج نے اک قطرہ اُس کو آب
آتا پلٹ کے گھر میں تو وہ رشکِ ماہتاب
پیاسے لہو کے سب کوئی ناصر نہ عون ہے
ہے کس کے پاس چاہنے والا وہ کون ہے

www.emarsiya.com

(۱۱۵)

پھٹتا ہے اب کلیجہ نہ مجھ سے چھپایئے
بچے پہ میرے گزری ہے جو کچھ بتایئے
ڈیوڑھی میں کیوں کھڑے ہوئے ہیں گھر میں آیئے
ہر اک کو حالِ جراٗتِ اصغرؑ سنایئے
تڑپا گرا جو سنتے ہی فریاد آپ کی
پھر کیوں نہ جان دیتا وہ نصرت میں آپ کی

(۱۱۶)

اشکوں کا اس سکوت کا مطلب سمجھ گئی
مولاؑ یہی تھی مصلحتِ رب سمجھ گئی
زخمی ہے شانہ اچھی طرح اب سمجھ گئی
بیتی جو بھوکے پیاسے پہ وہ سب سمجھ گئی
ہے یاد اسی طرف تھا گلا مرے لال کا
مارا ہے تیر ہائے غضب تین بھال کا

(۱۱۷)

فرمایا کیا کہوں کہ یہ غم کس طرح سہا
پانی تُم ہی پلادو اُنہیں فوج سے کہا
تیرِ سہ شعبہ مارا چھدا حلقِ مہ لقا
کیا آؤں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا
جائز یہاں ہے قتل محمدؐ کی آل کا
چہرے پہ ہے لہو یہ تمہارے ہی لال کا

www.emarsiya.com

(۱۱۸)

یہ سنتے ہی ربابؑ گریں فرشِ خاک پر
وا اصغراؑ کہتی تھیں اور پیٹتی تھیں سر
ڈیوڑھی سے اندر آئے شہنشاہِؑ بحر و بر
شور و فغاں تھا اہلِ حرم پیٹتے تھے سر
منہ تکتے تھے ہر ایک کا حیراں صغیر تھے
پتھر کا دل بھی ٹکڑے ہو ئیں ایسے تیر تھے

(۱۱۹)

اعدا یہ شور کرنے لگے رن سے ناگہاں
کب تک کمر نہ کھولیں کریں وقتِ رائیگاں
میدان میں قتل ہوگیا شش ماہِ بے زباں
ناصر اگر نہ ہو کوئی خود آپ آئے یاں
یا ہوں وہی نشانہ جو باقی صغیر ہیں
ترکش میں حرملہ کے ابھی اور تیر ہیں

(۱۲۰)

ہر جنگ ہر لڑائی کو یکساں نہ جانیئے
رن کربلا کا ہے ظفر آساں نہ جانیئے
بدر و حنین کا اسے میداں نہ جانیئے
سر آپ کا بچے کسی عنواں نہ جانیئے
قاتل علیؑ ہیں نامورانِ کبار کے
جوہر ہمیں بھی دیکھنا ہیں ذوالفقار کے

www.emarsiya.com

(۱۲۱)

ھرائے شاہؑ غیظ سے سنتے ہی یہ کلام
رمایا بے محل ہے کہ ٹھہرے یہ مستہام
غوں جوش مارنے لگا سُن کے پدر کا نام
خصت حسینؑ ہوتا ہے لو آخری سلام
حافظ ہے اُسکی ذات نہ یاس و ہراس ہو
زینبؑ وہ لاؤ سب سے جو کہنہ لباس ہو

(۱۲۲)

ی عرض رن میں جاتے تھے بابا بھی بارہا
تری چُھری کلیجے میں بھیّا یہ کیا کہا
کپڑے پھٹے پرانوں کا مقتل میں کام کیا
رمایا رخت و اسلحہ لوٹیں جو اشقیا
توہین اتنی دینِ نبیؐ کی نہ کاش ہو
رہ جائے یہ لباس ہی عریاں نہ لاش ہو

(۱۲۳)

یہ سُن کے دل جگر ہوئے شق روئیں بیبیاں
ینبؑ لباسِ کہنہ جو لائیں بصد فغاں
آہ و بکا کا شور ہوا وہ کہ الاماں
س گھر سے لاش اُٹھتی ہے ہوتا تھا یہ گُماں
پھاڑے جگہ جگہ سے شہِؑ مشرقین نے
پھر سب کے نیچے پہنے وہ کپڑے حسینؑ نے

www.emarsiya.com

(۱۲۴)

کہتی تھی بیکسی کہ زہے خلعتِ حسینؑ
نازاں شفاعت ان پہ وہ ہے عزّتِ حسینؑ
قدرت کی آنکھ میں ہے کبھی صورتِ حسینؑ
کہتا ہے عشق ہو کے رہے وصلتِ حسینؑ
معشوق ہی بلائے تو جائیں یہ آن ہے
اظہارِ حق کا کہیے مرقع وہ شان ہے

(۱۲۵)

محبوبِ حق مہک وہ عمامہ ہے زیب سر
مثلِ کفن ہے چادرِ احمدؐ بھی جسم پر
جد کی ذرہ وہ کپڑوں سے وابستہ ہے ظفر
ہے زیبِ دوش حافظِ دینِ خدا سپر
دل ہے قوی علیؑ کے تبرک ہیں ساتھ میں
پہلو میں ذوالفقار تو نیزہ بھی ہاتھ میں

(۱۲۶)

شور و فغان تھا بیچ میں استادہ تھے امامؑ
تھیں گرد و پیش آپ کے سیّدانیاں تمام
سب کی نگاہیں یاس کی اور یاس کے کلام
تلقینِ صبر کر رہے ہیں شاہِؑ خاص و عام
بچے مچل کے روتے تھے یہ آہیں بھرتے تھے
لیتے تھے گود میں تو کبھی پیار کرتے تھے

www.emarsiya.com

(۱۲۷)

کہنا تھا جس سے جو وہ کہا سوئے در بڑھے
سب اہلبیتؑ روتے ہوئے نوحہ گر بڑھے
پردہ اُٹھا کے آپ جو با چشم و تر بڑھے
رونق گئی تو غم کے دلوں پر اثر بڑھے
پردیس میں یہ وقت پڑا آلِؑ پاک پر
دُھنتا تھا سر کوئی ، کوئی گرتا تھا خاک پر

(۱۲۸)

اظہارِ حق کی چاہ میں باہر حضورؑ آئے
جیسے سُرور دل میں اور آنکھوں میں نور آئے
پہلو میں ذوالجناح کے شاہِؑ غیور آئے
موسٰےؑ خوشی میں جلوہ کی نزدیکِ طور آئے
غش کہتا ہے نظارہ بھی خواب و خیال ہے
ہوش آنا کیسا یہاں تو شہادت وصال ہے

(۱۲۹)

خدمت تھی آخری تو ہوئی پیار کی نگاہ
بیٹھے امامؑ رخش چلا مستقیم راہ
سایہ کیئے تھے سر پہ ملایک بعز و جاہ
تھی ہم رکاب نورِ خدا رحمتِ الہٰ
دیں کی ظفر جلو میں تھی صبر و ثبات تھا
اک بیکسی تھی اور شہِؑ کائنات تھا

www.emarsiya.com

(۱۳۰)

سمجھے ہوئے تھا چھٹتے ہیں شبیرِ ذی وقار
رستے میں روتا جاتا تھا اسپ وفا شعار
پیدا صدا جرس کی تھی ٹاپوں سے بار بار
خیمے سے سر پٹکتا تھا اُٹھا ہوا غبار
یوں تو اُڑے گی آج سے دنیا بھر میں خاک
دینے خبر وداع کی جاتی تھی گھر میں خاک

(۱۳۱)

مرکب کو ہے یہ ناز کہ راکب ہے دیں پناہ
مس کرکے آنکھیں چومتا جاتا ہے پائے شاہؑ
ہر سُم کو بوسہ دے رہی ہے مستقیم راہ
اس کا قدم امامؑ کا ہے نقطۂ نگاہ
جس راہ پر ہیں شاہؑ اُسی راہ پر ہے یہ
ہیں رہنما حسینؑ اگر راہبر ہے یہ

(۱۳۲)

نورِ خدا و کعبۂ ایماں لئے ہوئے
ہے بحرِ فیض و رحمتِ یزداں لئے ہوئے
محبوبِ کبریا کا دل و جاں لئے ہوئے
واللہ ہے یہ بولتا قرآں لئے ہوئے
کیا ڈر اُسے ہو سبطِ نبیؐ جس کی پشت پر
ثقلین ان کے جلوہ سے ہیں اُس کی پشت پر

www.emarsiya.com

(۱۳۳)

اسوار ہیں حسینؑ کو پیارا ہے یہ فرس
بے یار کا غریب کا یارا ہے یہ فرس
ہم ایسے عاصیوں کا سہارا ہے یہ فرس
تقدیر کا چمکتا ستارہ ہے یہ فرس
ہے زیں پہ شاہؑ دین کی کل کائنات کا
گھوڑا رواں کہ جاتا ہے بیڑا نجات کا

(۱۳۴)

غصے میں شیر ہوتا ہے سن کر ہوا کا نام
حوریں ہیں جان و دل سے فدا ایسا خوش خرام
کھاتے ہیں اُس کی چال کی قسمیں حسین تمام
پامال ہورہی ہے قیامت ہر ایک گام
ناز و ادا سے چلتا ہے جب جھوم جھوم کے
جاتا ہے حشر امامؑ کے قدموں کو چوم کے

(۱۳۵)

مُحسن انکھڑیوں کا یا کششِ دل کا راز ہے
سینہ کشادہ ہے کہ درِ فتح باز ہے
ہے سازگار دینِ مبین کو وہ ساز ہے
ہیں پشت پر حسینؑ سے صابر یہ ناز ہے
صدقے سبک روی پہ ہیں جھوکے نسیم کے
اس کے قدم ہیں میل رہِ مستقیم کے

www.emarsiya.com

(۱۳۶)

لے جا رہا ہے شاہؑ کو جاہ و حشم سے یہ
بڑھ کر ہے مرتبے میں غزالِ حرم سے یہ
ہے تیز ذوالفقار کی تیزی و دم سے یہ
تازے چمن کھلاتا ہے نقشِ قدم سے یہ
خنداں گلِ مراد ہیں سم کے نشاں نہیں
بستاں وہ کربلا کا ہے باغِ جناں نہیں

(۱۳۷)

کیا ذکر اُس کا راندہ ہر گام ہے ہوا
کہلائے اس کی وجہ سے رہوار باد پا
حق کیا ادا ہو تا بہ قیامت رہے ثنا
ہے انتخاب کردۂ محبوبِؐ کبریا
یہ مدح ہے امامؑ کی حق بین نگاہ کی
جب اس نے خاک اُڑائی تو راہِ الٰہ کی

(۱۳۸)

ہیں مطمئن رواں سوئے مقتل شہِؑ عرب
جتنے تھے سخت مرحلے طے ہوگئے وہ سب
ہر گام بڑھ کے کہتا تھا شوقِ لقائے رب
ہو جائے بس شہادتِ سبطِ رسولؐ اب
ہو فرق نصب نیزہ پہ تن پائمال ہو
معراجِ کربلا میں ہو ایسا وصال ہو

www.emarsiya.com

(۱۳۹)

ہر گام سعیِ بخششِ امت ہے ساتھ ساتھ
دینِ محمدیؐ کی حمایت ہے ساتھ ساتھ
حلمِ نبیؐ علیؑ کی شجاعت ہے ساتھ ساتھ
اور فاطمہؑ کے شیر کی طاقت ہے ساتھ ساتھ
اظہارِ حق رفیق نہ مونس نہ یار ہے
رحمت کے ساتھ رحمتِ پروردگار ہے

(۱۴۰)

عشقِ الٰہ کہتا ہے خنجر چلیں کہ تیر
کیا فکر صابروں میں یہ خود اپنی ہیں نظیر
روئے لہو وہ دیکھے ثبات آج چرخِ پیر
ہے ارتقائے عشق کی منزل یہی اخیر
برچھی پہ سرفراز جو فرقِ امامؑ ہو
شبیرؑ کی زباں ہو خدا کا کلام ہو

(۱۴۱)

ہے پیش پیش امامؑ دو عالم کا رعب داب
اسلام تھامے گوشۂ زیں ہمرہِ رکاب
بیکس مسافر ایسا کہ مقتل میں پا تراب
رضوان ٹہلتا پھرتا ہے جنت کے وا ہیں باب
یہ شوقِ دید اہلِ جناں کا ہجوم ہے
سردارِ خُلد آتا ہے جنت میں دھوم ہے

www.emarsiya.com

(۱۴۲)

بڑھتے ہیں شہؑ چمکتی ہے تقدیرِ انتظار
در پر جمی نگاہیں یہ توقیرِ انتظار
پائے نظر ہے بستۂ زنجیرِ انتظار
یہ محویت کہ خُلد ہے تصویرِ انتظار
کیوں دل کھنچے نہ شوق سے غلمان و حور کا
باغِ بہشت جلوہ ہے حضرتؑ کے نور کا

(۱۴۳)

ہاں اے قلم مرقعِ باغِ جناں دکھا
طاری ہو وجد وہ چمنِ بے خزاں دکھا
جس باغ میں نہ ہو یہ زمیں آسماں دکھا
قرآں میں جس کے وصف ہیں وہ بوستاں دکھا
حق بیں نظر سے قدرتِ باری کی سَیر ہو
گلزار ہو کہ جلوۂ اعمال خیر ہو

(۱۴۴)

فیضِ ثنائے شہؑ سے ہو مجھ پر جو فضلِ ربّ
آنکھوں میں لفظ وہ باندھے سماں عجب
گلزارِ خلد دیکھ رہے ہیں یہ سمجھیں سب
جا کر ہوں چرچے سنئے کلامِ فریدؔ اب
حُسنِ قبول لطفِ بیان دیکھ آئے ہم
مجلس میں آج باغِ جناں دیکھ آئے ہم

www.emarsiya.com

(۱۴۵)

گلزارِ خلد ہے کہ ہے قدرت کی جلوہ گاہ
ذرّوں کی آب و تاب سے شرمائیں مہر و ماہ
شفاف و صاف آئینہ ہے صحن واہ واہ
وہ دلفریب عکسِ چمن جاذبِ نگاہ
صدقے نہ کیوں بہار ہو دنیائے زشت کی
تصویر ہے کھنچی ہوئی باغِ بہشت کی

(۱۴۶)

پھیلی ہوئی ہے پھولوں کی خوشبو چہار سو
سردارِ خلد کی ہو زیارت ہے آرزو
رخسار سے گلوں کے ٹپکنے کو ہے لہو
پودے نہال ہوتے ہیں دم بھر میں یہ نمو
آنے کی شاہؑ دین کے خبر سُن جو پائی ہے
فصلِ بہار تازہ بھی جنت میں آئی ہے

(۱۴۷)

چھوڑے گلوں کا غنچہ اُڑے پھرتی ہے ہزار
انگڑائی لے کے خواب سے سبزہ ہے ہوشیار
مضطر ہیں دل کہ تاک میں انگور بے قرار
یا ڈبڈبائی آنکھوں میں ہے کیفِ انتظار
مشتاقِ دیدِ بادشہِ دیں پناہ ہیں
ہر اک روش پہ غنچہ و گل فرشِ راہ ہیں

www.emarsiya.com

(۱۴۸)

آرائشِ بہشت بریں کا ہو کیا بیاں
اعجاز وہ بہار کے وہ نت نئے سماں
پھول ایسے جن سے دونی ہے زیبائشِ جناں
صنعت یہ ہے طیورِ بہشتی کا ہو گماں
رنگیں وہ بال و پر جو نظر میں سماتے ہیں
منقار ہے کھُلی کہ بس اب چہچہاتے ہیں

(۱۴۹)

جنت دلہن بنی ہوئی ہے دیکھئے جدھر
وہ نقرئی مکاں روشوں کے اِدھر اُدھر
تصویرِ ایک قصر کی ہے ایک قصر پر
وہ آب و تاب جیسے جواہر کے ہیں شجر
شاداب پھول ہیں کہ ہیں رخسار حور کے
گلزار ہے ڈھلا ہوا سانچے میں نور کے

(۱۵۰)

دل بھی نظر بھی لُوٹے لہکتا وہ سبزہ زار
شاداب شاخ شاخ تو سر سبز برگ و بار
کونپل یہاں پہ پھوٹے گی یہ صاف آشکار
ہر ایک نہال ہے کہ ہے آئینۂ بہار
فیضِ بہار اور یہ قوت زمیں کی ہے
رگ رگ میں دیکھو سبز رطوبت زمیں کی ہے

www.emarsiya.com

(۱۵۱)

گلشن وہ لہلہاتا ہوا دل ہو باغ باغ
لالے کے پھول مے سے چھلکتے ہوئے ایاغ
کھلتے ہیں یوں کہ دیتے ہیں لو لعل سب چراغ
خالِ رُخِ نگار فروغِ نگاہ داغ
پریاں نثارِ حُسن ہیں یہ بے مثال ہیں
معلوم ہو رہا ہے چراغاں نہال ہیں

(۱۵۲)

شاخوں میں جھومتے ہوئے مخمور کا ہے رنگ
ایسی گلوں میں جلوہ گری طور کا ہے رنگ
کہتا ہے کھینچ کے دل نظر حور کا ہے رنگ
خوشبو میں زعفران تو کافور کا ہے رنگ
پھولوں کی آب و تاب سے پتے دمکتے ہیں
یا چرخِ اخضری پہ ستارے چمکتے ہیں

(۱۵۳)

ایسے ثمر عجیب کہ حیران ہوں عقول
چکھنے میں پھل تو دیکھنے میں خوشنما ہیں پھول
خوشبو وہ باغ باغ ہو خوش ہوئے دل ملول
وہ ذائقہ کہ روح کو ہو تازگی حصول
کیف مئے ولائے حسینؑ و حسنؑ رہے
روشن دل و دماغ معطر دہن رہے

www.emarsiya.com

(۱۵۴)

پتّی کوئی گرے گی نہ میوہ زمین پر
پھل پھول برگ جاذبِ دل جاذبِ نظر
عرفانِ حق ہو جس سے وہ تصویر ہیں شجر
پتّوں پہ آنکھیں ملئے کبھی چومئے ثمر
صنعت کا اک کرشمہ ہے یا برگ و بار ہیں
قرآں لکھا ہوا ہے کہ نقش و نگار ہیں

(۱۵۵)

آب و ہوا لطیف وہ تاثیر بے مثال
پریاں کئے بناؤ کھڑی ہیں کہ ہیں نہال
کمُلائیں پھول پتّیاں مرجھائیں کیا مجال
شاداب و سبز رہتی ہے ٹوٹی ہوئی بھی ڈال
رکھیئے جو تا بہ حشر نہ کم آب و تاب ہو
خوشبو مزا نہ رنگ پھلوں کا خراب ہو

(۱۵۶)

وہ باغ وہ بہار وہ عنبر فشان ہوا
پھل پھول وہ نہال ہیں تصویرِ خوش نما
نیت بہشتیوں کی بدلتی ہے ذائقہ
جی چاہا جس ثمر کو اُسی کا مزا ملا
جھک آئیں اُونچی ڈالیاں دیکھا جو شوق سے
پھل خام پختہ ہوتے ہیں گرمی ذوق سے

www.emarsiya.com

(۱۵۷)

ہے جاذبِ نگاہ نظارت وہ لاجواب
پڑھ کر درود جھومتے نکہت وہ لاجواب
آنکھوں سے دل میں کہتی ہے رنگت وہ لاجواب
تا حشر ذائقہ رہے لذّت وہ لاجواب
ملتے نہیں عدو کو علیؑ و بتولؑ کے
یہ پھَل ثمر ہیں اُلفتِ آلِ رسولؐ کے

(۱۵۸)

قصرِ زبرجدی وہ طلائی وہ اُن پہ کام
ششدر بشر ہو دیکھ کے ایسے حَسین بام
ترشے جواہر اُن پہ لکھے پنجتنؑ کے نام
چھوٹوں سے رنگ رنگ کی وہ روشنی تمام
حیرت ہو نت نئے وہ سماں ہیں بہشت میں
پانچ آفتاب نورِ فشاں ہیں بہشت میں

(۱۵۹)

آغوش ہیں کشادہ کہ قصروں کے دَر ہیں وا
غلمان و حور سب روشوں پر ہیں جا بجا
ہر چار سمت پھیلے ہوئے ہیں ملائکہ
ہیں منتظر تمام وصی اور انبیاؑ
حیدرؑ بتولؑ لائینگے دو دن کے پیاسے کو
ختم الرسلؐ بھی لینے گئے ہیں نواسے کو

www.emarsiya.com

(۱۶۰)

نہریں وہ نہریں سامنے قصروں کے ہیں رواں
صنعت سے وضع و ساخت کی شانِ خدا عیاں
موجیں رواں ہیں کوندتی ہیں جیسے بجلیاں
نہ اتنی صاف صورتِ آئینہ ضوفشاں
انجم نثارِ حُسن سوارانِ آب ہیں
ہیں قمقمے وہ نور کے جتنے حباب ہیں

(۱۶۱)

موجیں رواں ہیں یوں کہ خراماں ہیں سیم تن
یا ہے جبینِ حور بصد نازِ پُر شکن
فوارہ چھوٹنے کا سماں وہ چمن چمن
ہیں گرد مہر کے کرنیں جیسے ضوفگن
گرتی ہیں اونچی ہو کے پُھہاریں جو اوج سے
نغمے عجب نکلتے ہیں رفتارِ موج سے

(۱۶۲)

وہ آسمان ہے نہ زمیں ہے نہ حادثات
جو زندگی حباب تھی ہے دائمی حیات
وہ پیارا وہ سُہانا سماں دن ہے اور نہ رات
موجوں پہ کھیلتے ہیں حباب اس قدر ثبات
کہتے ہیں جنتی یہ کنارے کھڑے ہوئے
دیکھو ہیں بجلیوں پہ ستارے جڑے ہوئے

www.emarsiya.com

(۱۶۳)

کوثر میں رنگ مے کی سپیدی وہ لاجواب
یوں موجیں مار کے ہے چھلکتی شرابِ ناب
جیسے کہ چاندی اُبلے پگھل کر بہ آب و تاب
مہکیں وہ جن سے پلٹا ہے گزرا ہوا شباب
پیری کا دور دورہ ہے دنیائے زشت میں
کیا تاب کیا مجال جو آئے بہشت میں

(۱۶۴)

خوشبو وہ مشکِ ناب کی جس پر فدا ختن
آئی جو موج بن گئے اسمائے پنجتنؑ
تحریر سب کے بیچ میں تھا ربِّ ذو المنن
ہر حرف ضوفشاں ہے تو ہر لفظ ضوفگن
پانی ٹھہر کے صورتِ تصویر ہو گیا
کوثر کا سورہ دَور میں تحریر ہو گیا

(۱۶۵)

تصویر غم کی آج ہے میخانۂ جناں
ہے تشنہ لب فرات پہ ساقی کی روحِ جاں
رُخ کربلا کی سمت ہے کوثر ہے یوں رواں
موجیں ہیں یا پھڑکتی ہیں بے آب مچھلیاں
تر آنکھ آنسوؤں سے ہے ایک ایک حباب کی
ماتم کی صف بچھی ہے کہ چادر ہے آب کی

www.emarsiya.com

(۱۶۶)

سر دم بدم کناروں سے ٹکرا رہی ہے موج
درد و غم و الم کی خبر لا رہی ہے موج
بے آب تیغ آج نظر آ رہی ہے موج
وہ دن ہے بادہ نوشوں کو رُلوا رہی ہے موج
مظلومِ کربلا جو شہِ مشرقین ہیں
آواز صاف آتی ہے پیاسے حسینؑ ہیں

(۱۶۷)

حیراں ہے شکلِ آئینہ نقشہ یہ نہر کا
ہر سمت بندِ قلقلِ مینا کی ہے صدا
آواز گریہ آتی ہے چلتی ہے جب ہوا
یہ جام ٹوٹا اور وہ ساغر چٹک گیا
غم سے ہر ایک شیشۂ دل چور چور ہے
پیمانہ خُم سے جام صراحی سے دور ہے

(۱۶۸)

جنت سمت کے آئی ہے اللہ رے اژدہام
گریاں و مضطرب ہیں شہیدانِ تشنہ کام
ہر ایک جنتی سے ہیں رضواں کے یہ پیام
دو دن کا پیاسا آنے کو ہے تیسرا امامؑ
ماتم پڑا ہوا ہے نبیؐ کے گھرانے میں
ہنگامِ عصر ہوگی قیامت زمانہ میں

www.emarsiya.com

(۱۶۹)

ساغر ہیں گو کہ سامنے کوثر چھلکتا پاس
پیتا نہیں کوئی تو ہے محفل اُداس اُداس
آنکھیں ہیں ڈبڈبائی کہ تصویر رنج و یاس
بُجھنے کو تیغ سے ہے شہِ بحر و بر کی پیاس
یہ پیاس مصطفےٰؐ کی ہے اولاد کے لئے
جس کا دھواں بلند ہے فریاد کے لئے

(۱۷۰)

پیاسوں سے کربلا کے بڑھی ہے فضائے غم
چھلکا رہے ہیں آنکھوں کے پیمانہ دم بدم
مظلومِ کربلا ہی کے ہیں تذکرے بہم
پینے کی بے حسینؑ ہیں کھائے ہوئے قسم
دل سب کے خون ہیں کسے پینے کا ہوش ہے
مینا سے اُبلا پڑتا ہے بادہ یہ جوش ہے

(۱۷۱)

نکلی نہ جان دے کے بھی نصرت کی آرزو
خوشبوئے بادہ ان کے لئے خون کی ہے بو
ہے موجِ مے سے گردنِ مینا سے دل لہو
آنکھوں میں پھرتا ہے کبھی خنجر کبھی گلو
آئے نہیں یہ جنّت و کوثر کی چاہ میں
گردن کٹائی عشقِ شہِؑ دیں پناہ میں

www.emarsiya.com

(۱۷۲)

سمجھے رہو کہ ہیں یہ ہتھیلی پہ سر لئے
تھرّاتے ہونگے ہاتھوں میں تیغ و سپر لئے
خمیازہ تمکو ظلم جو کرنا تھے کر لئے
زخم آئے ہیں کہ سینہ میں ہیں دل جگر لئے
پہلے کے جتنے داغ ہوئے اور داغ تھے
اب وہ بجھے ہیں گھر کے جو روشن چراغ تھے

(۱۷۳)

ناگاہ رَن میں پہونچا دو عالم کا بادشاہ
شوقِ لقائے رب کا ہوا رنگِ رخ گواہ
روکا فرس چہار طرف کر کے اک نگاہ
پھولی رگیں گلے کی نظر آئی قتل گاہ
دل میں جو درد تھے وہ فراموش ہو گئے
لَو حق سے یوں لگی ہمہ تن ہوش ہو گئے

(۱۷۴)

اظہارِ حق کے واسطے آگے بڑے امامؑ
روکا فرس مقابلِ افواجِ اہلِ شام
ساکت تھے سر جھکائے ہوئے اہلِ شر تمام
اک عالمِ سکوت تھا ہر چار سمت عام
رحمت کے در کُھلے جو ہیں لب باز ہو گئے
دونوں جہان گوش بر آواز ہو گئے

www.emarsiya.com

(۱۷۵)

ارشاد کر رہے تھے یہ اپنا حسب نسب
بابا علیؑ ہیں حیدرؑ و صفدر شہِ عرب
ہیں ہاشمی امامؑ بھی ہیں جانتے ہیں سب
کافی یہی ہے فخر کو ہم چاہیں فخر جب
صد شکر ایسے باغِ رسالتؐ کے پھول ہیں
نانا بزرگ خلقِ خدا کے رسولؐ ہیں

(۱۷۶)

مشہور جو ہیں جعفرؑ طیّار وہ چچا
ماں اپنی فاطمہؑ ہیں جو ہیں بنتِ مصطفےٰؐ
مالک جناں کی شافعہؑ صدیقہؑ طاہرہؑ
مریمؑ بھی جن پہ فخر کریں ایسی پارسا
اپنی نظیر آپ صغیر و کبیر ہیں
ہم ہادیٔ زمانہ سراجِ منیر ہیں

(۱۷۷)

ہے اپنے دشمنوں کے لئے حشر میں عذاب
اس دَر سے دوستوں کو ملی ہے رہِ ثواب
کھولے گئے ہدایتِ دنیا کے یاں سے باب
اپنے ہی گھر میں اُتری ہے اللہ کی کتاب
عالم کی ہیں پناہ کہ رب کی اماں ہیں ہم
جو تھے زبانِ وحیٔ حق اُن کی زباں ہیں ہم

www.emarsiya.com

(۱۷۸)

آمادہ کیوں ہو ظلم پہ آخر کوئی خطا
کیا ترکِ حق کیا جو میرا قتل ہے روا
یا میں نے بدلی سنّتِ پیغمبرِؐ خدا
یا یہ کہو شریعتِ حق پر نہیں چلا
سر کاٹ لو خوشی سے تم اس تشنہ کام کا
لیکن گنہ بتاؤ تم اپنے امامؑ کا

(۱۷۹)

بولے عدو کہ آپ کا کوئی نہیں گناہ
لیکن قلم کرینگے سر شاہِ دیں پناہ
قاتل علیؑ بزرگوں کے بے شک و اشتباہ
جنگِ حنین و بدر کا میدان ہے گواہ
یہ بغض مدتوں کا ہے حضرتؑ کے باپ سے
لینا ہے اُن کے خوں کا عوض آج آپ سے

(۱۸۰)

شدّت سے روئے سنتے ہی یہ شاہِ انس و جاں
دیکھا فلک کو آپ نے با چشمِ خونچکاں
تھا اپنی بیکسی کا خیال اور نہ خوفِ جاں
تھا دھیان ہو نہ شوکتِ اسلام رائیگاں
کرتے تھے یہ دعائیں کریم الرحیم سے
توفیق دے بچا انہیں ذبحِ عظیم سے

www.emarsiya.com

(۱۸۱)

ہیں مطمئن رواں سوئے مقتل شہِؑ عرب
جتنے تھے سخت مرحلے طے ہوگئے وہ سب
ہر گام بڑھ کے کہتا ہے شوقِ لقائے رب
ہو جائے بس شہادتِ سبطِ رسولؐ اب
ہو فرق نصب نیزہ پہ تن پائمال ہو
معراجِ کربلا میں ہو ایسا وصال ہو

(۱۸۲)

دیتے تھے راہ سے یہ خبر پیک بار بار
اک بھوکا پیاسا شیر ادھر آتا ہے ہوشیار
آگے صفوں میں آئیں وہ جتنے ہوں نیزہ دار
بھڑکیں نہ ڈر کے ایسے ہوں مضبوط راہوار
ہونے ہی کو ہے چار طرف غل دہائی کا
بگڑے گا ایک حملہ میں نقشہ لڑائی کا

(۱۸۳)

جاہ و جلال اور وہ حیدرؑ کا رعب داب
آمد میں شانِ حلمِ رسولؐ فلک جناب
شوقِ وغا سے دیکھی نہ رخ پر یہ آب و تاب
کیا جذبۂ جہاد نے پلٹایا ہے شباب
یہ صبر ایسے ظلم و ستم اور فساد پر
اصغرؑ کو دفن کر کے چڑھے ہیں جہاد پر

www.emarsiya.com

(۱۸۴)

خونخوار لاکھوں اور وہ غربت وہ بھوک و پیاس
تکتے ہیں دھنے بائیں شہنشاہِ حق شناس
بھائی بھتیجے بھانجے بیٹے رہے نہ پاس
اظہارِ حق کے جوش میں اللہ سے ہے آس
انصار کے ہیں خاک پہ لاشے پڑے ہوئے
شہؑ مطمئن ہیں یک و تنہا کھڑے ہوئے

(۱۸۵)

گرجا وہ طبلِ جنگ وہ تیر آئے ناگہاں
گھوڑوں کی اُبلی انکھڑیاں بدلی کنوتیاں
پیرِ ضعیف اِدھر سے اُدھر سے بڑھے جواں
چمکی وہ ذوالفقار یہاں تک ہوا سماں
ہوتے ہی وار کُھل گئے جوہر حسام کے
خوں ریز صبح ہوگئی لشکر میں شام کے

(۱۸۶)

تلوار ہے یہ خاص تو ہے ذوالفقار نام
رکھّے اسے رسولؐ خدا یا رکھے امامؑ
ترویجِ دیں کی کفر مٹانا یہی ہے کام
دشمن کا خوں حلال اسے دوست کا حرام
قابو میں آسکی نہ کسی بادشاہ کے
قبضہ میں جب رہی تو شہِؑ دیں پناہ کے

www.emarsiya.com

(۱۸۷)

کس تیغ میں یہ دم ہے جو کہلائے ذوالفقار
بھیجے خدا تو ہو سکے ہم تائے ذوالفقار
پہلوئے شیرِ حق میں رہی جائے ذوالفقار
بر آئی کربلا میں تمنائے ذوالفقار
اک تہلکہ ہے لشکرِ ابنِ زیاد میں
مدّت کے بعد آج کھنچی ہے جہاد میں

(۱۸۸)

وہ تیغ رکھی دینِ پیمبرؐ کی جس نے بات
لوہا وہ ہے کہ مانتی ہے جس کو کائنات
کفّار کی کبھی نہ چلی ایسی کوئی گھات
دم سے اسی کے بڑھ گئی اسلام کی حیات
خون کافروں کا نابوں سے اس کی بہا کیا
سایہ ہمیشہ حافظِ قرآں رہا کیا

(۱۸۹)

آئی یہ آسماں سے رسولِؐ خدا کے پاس
حضرتؐ نے کی عطا تو رہی مرتضےٰؑ کے پاس
تھی آج کے لئے یہ شہِؑ کربلا کے پاس
اک روز ہوگی قائمِؑ آلِ عباؑ کے پاس
قبضے میں فتح ہے یہ ہیں جھنڈے گڑے ہوئے
معصوم اُنگلیوں کے نشاں ہیں پڑے ہوئے

www.emarsiya.com

(۱۹۰)

چلتی نہیں حسام یہ حکمِ خدا بغیر
اہلِ وفا سے عشق ہے اہلِ وغا سے بیر
آباد جس سے کعبہ ہے برباد جس سے دیر
چلنا بھی کارِ خیر ہے رکنا بھی کارِ خیر
جو ہے ادا عبادتِ پروردگار ہے
یہ اور کوئی تیغ نہیں ذوالفقار ہے

(۱۹۱)

اس تیغ ہی سے دینِ نبیؐ کا ہے تخت و تاج
اسلام کی بندھی ہے اسی دم سے دھاک آج
اظہارِ حق میں رکھتے ہیں معصوم احتیاج
قبضہ کے چومنے کا اسی سے چلا رواج
غربت میں کام آئی شۂ تشنہ کام کے
یہ ہاتھ میں رہی ہے نبیؐ یا امامؑ کے

(۱۹۲)

بکتر کو قطع کر گئی جوشن کے ساتھ ساتھ
دو کر دیا سوار کو توسن کے ساتھ ساتھ
تارِ نفس قلم کیا گردن کے ساتھ ساتھ
بغض و حسد مٹا گئی دشمن کے ساتھ ساتھ
شورہ یہ ہیں سپاہِ ضلالت شعار کے
قہر الہٰ بھیس میں ہے ذوالفقار کے

www.emarsiya.com

(۱۹۳)

ہمراہ فرق کاٹتی ہے خودِ سنگِ تیغ
تصویرِ موت ببرِ عدو وقت جنگ تیغ
ہر دم بدل رہی ہے لڑائی کا رنگ تیغ
کرتی ہے قطع نیزہ کمانیں خدنگ تیغ
خالی گئے جو وار تو غم دل پہ سہہ گئے
ڈھالیں کہیں تو ہاتھ کہیں کٹ کے رہ گئے

(۱۹۴)

یہ دیکھ کر جو غیظ میں تھا شمرِ پُر دغل
کہنے لگا امیر سے طرزِ وغا بدل
باقی رہے نہ کوئی اگر یوں رہے جدل
ایک ایک کر کے لڑنا سراسر ہے بے محل
جاں بر ہو کون اسد ہے یہ شیرِ الٰہ کا
اک دم ہو حملہ چار طرف سے سپاہ کا

(۱۹۵)

وہ ہیں جو مصطفیٰؐ کے ہوئے دوش پر بلند
ذہنیت ان کی پاک ہے ان کی نظر بلند
ان کی یہی ہے کوشش و کد حق ہو سر بلند
معراج سمجھیں سر ہو سناں پر اگر بلند
ضد ہے دکھائیں آج یہ ناناؐ کی بات ہم
قرآں ہمارے ساتھ ہے قرآں کے ساتھ ہم

www.emarsiya.com

(۱۹۶)

اظہارِ حق کا جوش زیادہ سپاہ کم
جمتے جہاں ہیں کوہ گراں ہوتے ہیں قدم
قہرِ خدا ہے حملۂ شہنشاہِؑ امم
ہے بھوک اب نہ پیاس نہ اب ضعف اور نہ غم
قوّت سے کل سپاہ کی ہمّت زیاد ہے
اب تک ہوا نہ ہوگا کبھی وہ جہاد ہے

(۱۹۷)

طے ہوتے ہی یہ گھر گئے چاروں طرف سے شاہؑ
ٹڈی کے دَل کی طرح اُمنڈ آئی کل سپاہ
غل شور وہ وہ ہمیشہ اللہ کی پناہ
ٹاپوں سے راہواروں کی ہلتی تھی رزم گاہ
حملہ کیا تو دم نہ کیا تشنہ کام نے
پھر مارے دس ہزار سے زائد امامؑ نے

(۱۹۸)

لو اب غضب ہوا کہ بڑھا اور اژدہام
شل ہو گئے ہیں لڑتے ہی لڑتے شہِؑ انام
رعشہ ہے ہاتھ پاؤں میں رکتی نہیں حسام
طاری ہے اتنا ضعف کہ بے حال ہیں امامؑ
طلبیدہ میہماں سے ہیں کوفی پھرے ہوئے
خونخواروں میں ہیں آپ کے مولاؑ گھرے ہوئے

www.emarsiya.com

(۱۹۹)

ہیں قاتلانِ سیّدِ ابرارؑ چار سو
کھینچے لعین ہزاروں ہیں تلوار چار سو
اُٹھے ہوئے ہیں گرز گراں بار چار سو
تانے ہیں نیزے خنجر خونخوار چار سو
پتھر ہیں جھولیوں میں لئے جو کہ پیر ہیں
جتنے ہیں دور جوڑے کمانوں میں تیر ہیں

(۲۰۰)

شوقِ لقائے رب میں ہیں اس طرح غرق شاہؑ
اپنے دکھوں پہ آپ کی اصلاً نہیں نگاہ
طے کر رہے ہیں ہر نفس اظہارِ حق کی راہ
لو دل کی یوں لگائے ہوئے جانبِ الہٰ
ہو خاتمہ بخیر دعا یہ ضمیر کی
قربانیاں قبول ہوں سب اس حقیر کی

(۲۰۱)

آئی ندا کہ ہو گئے ہدیے قبول سب
پیارے حسینؑ ہے تری مرضی رضائے رب
رستہ کٹے گا سر سے کہ ہے جادۂ طلب
زیبِ کمر ہو تیغ قریں ہے وصال اب
امّت کے واسطے ہو سفینہ نجات کا
دریا ملے گا ڈوبے جو پیاسا فرات کا

www.emarsiya.com

(۲۰۲)

چہرے پہ سرخی آئی کیا شکرِ کردگار
تعجیل سے نیام میں کی شہؑ نے ذوالفقار
یہ دیکھتے ہی ٹوٹ پڑے کُل ستم شعار
لب تشنہ فاقہ کش پہ ہوئے ہر طرف سے وار
تھی دشمنی قدیم علیؑ و بتولؑ سے
رنگین ذرّے کر دیئے خونِ رسولؐ سے

(۲۰۳)

اتنے میں اور پاس جو بڑھ آئے بے ادب
دستِ یمیں پہ ایک پڑی تیغ وہ غضب
نیزہ لئے وہ آگیا ہے ہے بنِ وھب
برچھی لگی تو زیں سے گرے ماہِ تشنہ لب
زخموں سے چور چور امامِؑ غریب ہے
ابنِ انس لئے ہوئے بھالا قریب ہے

(۲۰۴)

آیا نہ رحم آہ کسی ظلم پر کمر
دو نیزے مارے حلق پر اک ایک صدر پر
پھر دور ہٹ لیا تو کیا ایک تیر سر
گر کر زمین پہ بیٹھ گئے شاہِؑ بحر و بر
جز شکر کچھ کہا نہ شہِؑ مشرقین نے
اُبلا لہو خدنگ جو کھینچا حسینؑ نے

www.emarsiya.com

(۲۰۵)

کتنوں کے داغ لاشے اُٹھائے کئی پہر
پھر خود جہاد کرنے پہ باندھے رہے کمر
حملے کئے تو مارے ہزاروں سے خیرہ سر
قوت ہے اب نہ دم ہے بہا خون اس قدر
مجروح بدن سے سانس بھی لینا وبال ہے
تیار ذبح کرنے پہ ہر بدخصال ہے

(۲۰۶)

غلطاں ہے خاک وخون میں جو مظلوم و بے دیار
حالت خراب ہے کسی پہلو نہیں قرار
خونخوار ارد گرد ہیں مونس ہے اب نہ یار
کہہ کہہ کے یہ پلٹتے ہیں آ آ کے نابکار
ہیبت سی دل پہ چھا گئی جانِ بتولؑ کی
ہیں پتلیوں میں گردشیں چشمِ رسولؐ کی

(۲۰۷)

یہ سن کے طنطنے میں چلا شمر بے حیا
کہتا تھا ہر قدم کہ ہوا حشر اب بپا
تن پر سفید داغ نمایاں ہیں جا بجا
چہرہ وہ چہرہ سنگدلی صاف آئینہ
چھوڑے گا یہ نہ زندہ شہِ مشرقین کو
کہتی ہے آنکھ قتل کرے گا حسینؑ کو

www.emarsiya.com

(۲۰۸)

فضہ کھڑی جو تھی پسِ پردہ قریبِ در
سر پیٹتی گئی وہ محل میں بچشمِ تر
چلائی ہائے لٹتا ہے اب فاطمہؑ کا گھر
لوگوں چلا ہے شمر سوئے شاہِ بحر و بر
تر خون میں ہے خاک پہ بے کس پڑا ہوا
پہلو میں زخمی اسپ ہے چپ چپ کھڑا ہوا

(۲۰۹)

یہ سن کے آئے ڈیوڑھی میں سر پیٹتے حرم
کیا دیکھتی ہے خواہرِ بے کس اسیرِ غم
غلطاں لہو میں خاک پہ ہیں سرورِ امم
پہلو میں شمر ہاتھ میں ہے خنجرِ ستم
دم گھٹ گیا جو سینے میں تھرّا کے گر پڑیں
قابو رہا نہ دل پہ تو غش کھا کے گر پڑیں

(۲۱۰)

سجدہ میں آپ سامنے تھی حق کی بارگاہ
تھی بدظنی تو کان لگائے تھا رو سیاہ
بخشش طلب تھا رو کے وہ امّت کا خیر خواہ
سُننے پہ بھی نہ پلٹا ارادہ سے آہ آہ
کیا ہو بیاں قلم کیا سر جس جفا کے ساتھ
کاٹا لعیں نے نام خدا کا دعا کے ساتھ

www.emarsiya.com

(۲۱۱)

چونکیں جو غش سے زینبؑ دلگیر و مستہام
روتی تھیں اور زبان پہ بس بھائی کا تھا نام
ناگاہ دیکھا آتا ہے یوں شمر تلخ کام
خنجر ہے ایک ہاتھ میں اک میں سرِ امامؑ
رو رو کے حشر کر دیا گھر بھر نے دیکھ کر
دے پٹکا سر زمین پہ خواہر نے دیکھ کر

(۲۱۲)

رو کر کہا کہ اے مرے ماں جائے الوداع
دکھیا یہ تم سا بھائی کہاں پائے الوداع
مظلوموں کی مدد کو کسے لائے الوداع
کچھ تو کہو بہن یہ کدھر جائے الوداع
تم سے بڑی تھی آس کہ ماں اور باپ ہیں
عابدؑ کا کیا سہارا وہ بیمار آپ ہیں

(۲۱۳)

اے بے وطن غریب حیا دار الوداع
اے میہمان بے کس و بے یار الوداع
عاشق بہن کے رہے غمخوار الوداع
یوں آخری دکھاتے ہیں دیدار الوداع
اس واسطے وطن سے مجھے لائے ساتھ میں
تن خاک پر ہے فرق ہے قاتل کے ہاتھ میں